سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۵ رجولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ؛

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خداشناسی کے متعلق اسلام نے جو تعلیم دی ہے، ہر عقلمند اس کے ماننے پر مجبور ہوتا ہے

عیسائیت ایک ایسا خدا پیش کرتی ہے جس پر کوئی ذی فہم ایمان نہیں لا سکتا

"پھر ایک اور مذہب ہے جس کی اشاعت کے لئے کروڑہا روپیہ خرچ کیا جاتا ہے اور وہ عیسائی مذہب ہے۔ اس میں خداشناسی کی اور بھی ردّی حالت ہے۔ وہ اول تو سرے سے خدا ہی کو تین مانتے ہیں۔ اور یہ ایسا مسئلہ ان کے نزدیک ہے کہ وہ سمجھ میں آ ہی نہیں سکتا۔ اور پھر ان تین میں سے ایک عاجز انسان بھی ہے جو مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا اور جس کی ساری عمر جیسا کہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے ایک کرب و اضطراب میں گذری۔ ماریں کھاتا رہا اور آخر یہودیوں نے اس کو پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا۔ اب اگر خدا کا یہی نمونہ ہے تو کون اس پر ایمان لا سکتا ہے؟

مگر اسی خداشناسی کے متعلق جو تعلیم اسلام نے دی ہے وہ ایسی صاف ہے کہ ہر عقلمند کو اس کے ماننے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اسلام بتاتا ہے کہ اللہ وہ ہے جو تمام صفاتِ حمیدہ سے موصوف اور تمام نقصوں سے مبرا ہے۔ وہ تمام اشیاء کا خالق اور مالک ہے۔ وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔ اسلام کسی مخلوق کو خدا یا خدا کا ہمسر نہیں بناتا۔ وہ خالق اور مخلوق میں فرق بتاتا ہے — اب اس اصل میں جب مقابلہ کیا جاوے تو کیسے صاف اور واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی مذہب اس اصل میں اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اسلام ہی سچا مذہب ہے۔"

(الحکم ۱۰ر نومبر ۱۹۰۲ء)

مکرم سمیع اللہ صاحب سیال سیرالیون سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے

ربوہ ۲ جولائی۔ مکرم سمیع اللہ صاحب سیال سیرالیون میں تین سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل شام چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر بہت پُرخلوص طور پر آپ کو خوش آمدید کہا۔ احباب نے آپ کو کثرت سے پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ و معانقہ کیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ میں آپ کا واپس آنا آپ کے لئے مبارک کرے اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تربیتی اجتماع — احمدآباد سٹیٹ میں ۵، ۶، ۷ جولائی کو ضلع تھرپارکر کے انصار اللہ کا تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ گردونواح کی مجالس کو کثرت سے اس اجتماع میں شریک ہو کر مستفید ہونا چاہیئے۔ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی علالت

ربوہ ۲ رجولائی۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی چند دن ہوئے بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ ایک عرصہ سے آپ کی طبیعت سوزش بول اور شدید ضعف اور بے چینی کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

حضرت سیدہ اُم وسیم صاحبہ کیلئے درخواستِ دعا: — حضرت سیدہ اُم وسیم احمد صاحبہ آجکل لاہور میں زیر علاج ہیں۔ آپ کے دائیں کندھے کے نیچے Fracture ہو گیا تھا اس کی وجہ سے بازو میں شدید جلن اور درد ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں؛

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق رپورٹ

۱۶ر جون ۱۹۶۳ء تا ۳۰ جون ۱۹۶۳ء

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ —

عرصہ زیر رپورٹ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت عام طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ سوائے چند دن کے جبکہ کچھ ضعف اور بے چینی ہو جاتی رہی۔ اس عرصہ میں مکرم ڈاکٹر ذکی حسن صاحب، مکرم حکیم محمد نبی صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد افضل صاحب ہومیوپیتھ کا علاج اور مشورہ باقاعدہ لیا جاتا رہا۔

خاکسار مرزا منور احمد ۳۰/۶/۶۳

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اور اور بھی ذریعے بہم پہنچائے جن سے وہ وہاں زندہ رہ سکے۔ بچہ پیدا ہونے سے پہلے دودھ پیدا کیا غرض ایسی تمام چیزیں دے کر رحمانیت کی صفت کو بلا واسطہ ظاہر کیا اور اب جب وہ پیدا ہو گیا تو اسی اپنی رحمانیت کی صفت کو بالواسطہ ظاہر کرنا شروع کیا اور انسانوں کو اس کا ذریعہ بنا دیا۔ ان حالات کے ماتحت سب سے پہلے انانیت ہی انسان میں پیدا ہوتی ہے۔ اور انانیت ہی کا سب سے پہلا درجہ بھی ہے۔

جب ایک بچہ اس سے اور آگے قدم اٹھاتا ہے تو دوسری صفت رحیمیت کی اسے ملتی ہے اس کے ماتحت اسے کام کرنا پڑتا ہے۔ اس صفت کے ماتحت اب بچہ کو بُرے کاموں سے بچنے اور اچھے کاموں کے کرنے کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ گویا اسے ایک طرح نیک و بد کی تمیز ہونی شروع ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان لوگوں پر بھی

صفتِ رحیمیت کا غلبہ

ہوتا چلا جاتا ہے جن پر اس بچے کے لئے رحمانیت کا تسلط تھا جونہی وہ ہاتھ پاؤں ہلانے لگتا ہے تو طریق سلوک بھی بدل جاتا ہے۔ پہلے اگر اسے گود میں اٹھائے پھرتے تھے تو اب چاہتے ہیں کہ وہ اپنے پاؤں آپ چلے۔ پہلے اگر کسی ہلکی سی مشقت کا بھی اس کی ذات سے مطالبہ نہ کیا جاتا تھا تو اب کسی حد تک اس کا تقاضا ہونے لگتا ہے۔ غرض اب وہی سلوک اس سے نہیں ہوتا جو اس سے پہلے ہوتا تھا کیونکہ رحیمیت کے ماتحت اب لوگ چاہتے ہیں بلکہ ماں باپ بھی چاہتے ہیں کہ پہلی حالت میں اور اس حالت میں فرق ہونا چاہیئے۔ اور اس زندگی میں اور اس زندگی میں امتیاز پیدا کرنا چاہیئے۔ اس وقت اگر یہ کچھ نہیں کہتا تھا تو اب اسے کہنا چاہیئے اسے اپنی حاجات بتانی چاہئیں۔ وہ منتظر ہوتے ہیں کہ بچہ خود کہے بھوک لگی ہے تو رحمانیت کے بعد دوسرا درجہ رحیمیت کا ہوتا ہے اور رحیمیت کے ماتحت بدلے ملتے ہیں۔

اس کے بعد ایک اور خصلت انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے وہ

مالکِ یوم الدین کی صفت ہے

اللہ تعالیٰ نے اس صفت کے ماتحت بتایا ہے کہ اس مقام پر بحیثیت مجموعی جزا ملتی ہے۔ اس وقت فرد فردیت سے نکل کر جماعت میں داخل ہو جاتا ہے اور مجموعی حیثیت سے اسکے ساتھ سلوک ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر وہ دیکھتا ہے کہ قوم کیا کرتی ہے اور سمجھتا ہے کہ قوم کی بہتری کے ساتھ اس کی بہتری وابستہ ہے۔ کیونکہ اسے محسوس ہوتا ہے کہ میں قوم سے الگ رہ کر اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا۔ اس وقت وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے کیا

قوم اگر تباہ ہوتی ہے تو ہو میں اپنے آپ کو بچالوں۔ کیونکہ وہ قوم سے علیحدہ رہ کر اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا۔

یہ بات بلوغت کے بعد شروع ہوتی ہے بلوغت کے بعد ایک شخص اکیلا نہیں ہوتا بلکہ

قوم کا فرد ہوتا ہے

اور اس حد تک پہنچ کر اسے جن حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے ان کا بیشتر حصہ وہ ہوتا ہے جو دوسروں کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ جب تک دوسرے نہ ہوں تب تک وہ کام ہو نہیں سکتا۔ اور جب وہ نہیں ہو سکتا تو اس کی اپنی تکمیل بھی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ بلوغت کے بعد ہی شرائع بھی فرض ہوتی ہیں۔

تمام اخلاق اور بہت سے دوسرے اعمال ایسے ہی ہیں کہ ان کے لئے کوئی دوسرا وجود ہونا چاہیئے۔ چنانچہ کوئی اچھا اخلاق انسان دکھا نہیں سکتا جب تک اس کے دوسروں کے ساتھ تعلقات نہ ہوں اور دوسروں کے ساتھ تعلقات ہو نہیں سکتے جب تک دوسرے نہ ہوں۔ پس اخلاق دکھانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ دوسرے ہوں اور دوسروں کے ساتھ اس کے تعلقات ہوں۔ کیونکہ جب تک یہ نہ ہوں تب تک کوئی شخص کسی قسم کا اخلاق نہیں دکھا سکتا۔ اسی طرح اگر وہ الگ رہے تو نماز۔ روزہ اور زکوٰۃ کس طرح ادا کرے گا۔ نماز کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ باجماعت ادا ہو پھر اگر غرباء اور مساکین نہ ہوں تو زکوٰۃ کس کو دے گا۔ پس تقریباً تمام احکام شریعت تمدن کو چاہتے ہیں اور ان کو وہ محسوس کرتا ہے۔ جب

تمدّن کا احساس

انسان میں پیدا ہوتا ہے تو اس موقعہ پر وہ اپنے حقوق چھوڑتا ہے اور قربانی کرتا اور ایثار سے کام لیتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ کونسی بات بہتر اور کونسی بات مضر ہے۔ پھر جو اسے بہتر نظر آتی ہے اس کے متعلق دیکھتا ہے۔ کیا اس سے قوم میں تفرقہ تو نہیں پڑتا اور اگر اسے تفرقہ پڑتا ہوا نظر آئے تو باوجود اسکے کہ وہ بات اس کی اپنی ذات کے لئے مفید ہو وہ اسے قوم کی خاطر چھوڑ دیتا ہے اور یہی پسند کرتا ہے کہ اپنا نفع تو چھوڑ دوں لیکن قوم کا نقصان نہیں کر سکتا۔ چونکہ اس میں قوم کا فائدہ ہوتا ہے اس لئے وہ قومی مفاد کی حفاظت کے واسطے اور اس کے ساتھ اتفاق کے لئے اسے چھوڑ دے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمدن قائم رہے گا۔ یہ مالک یوم الدین کے ماتحت ہوتا ہے۔ پھر یہی حالت انفرادی نقصان کے ساتھ ہے جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ انفرادی طور پر تو بے شک مجھے

اس سے نقصان ہے لیکن میرے اس نقصان سے جماعت کو فائدہ ہوتا ہے تو وہ اپنے نقصان پر جماعت کے فائدے کو ترجیح دیتا ہے اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میرا نقصان ہوتا ہے۔ مجھے اپنے آپ کو بچانا چاہیئے اور اگر کوئی اسے کہتا بھی ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں مجبور ہوں میری قوم کہتی ہے کہ ایسا کرو یا ایسا نہ کرو۔ اور میری قومی حیثیت تقاضا کرتی ہے کہ میں اس کے فائدہ کو ہر وقت مدنظر رکھوں۔

یہ تین صفات ہیں

جو انسان میں پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں سے جو انانیت کی صفت ہے بے شک یہ صفت یہ تقاضا تو کرتی ہے کہ انسان اپنے وجود کو علیحدہ اور نمایاں طور پر دکھلائے لیکن قوم سے کٹ کر نہیں بلکہ قوم کے ساتھ منضبط رہ کر بے شک یہ صفت ایک رنگ میں ایک حد تک غیر محدود بھی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ اپنی ذات میں محدود بھی ہے اور ایک انسان کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنے وجود کو علیحدہ اور الگ دکھلائے لیکن قوم کے ساتھ رہ کر۔ قرآن شریف میں مومن کے متعلق آیا ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے گویا مومن کے لئے یہ بھی ایک شرط ہے کہ وہ آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ پس جو مومن ہوتے ہیں وہ مسابق کرتے ہیں مگر مسابق کرنے کے یہ معنے نہیں کہ دوسرے کو گرا کر اور پچھاڑ کر آگے بڑھے بلکہ یہ ہیں کہ دوسروں کو بھی اپنے ساتھ بڑھائے اور جو جس حال میں ہے آگے بڑھتا جائے اس کے معنے یہ ہوں گے کہ سارے آگے بڑھ رہے ہیں کیونکہ ایک مومن کی شان یہی ہے کہ وہ ساری قوم کو بھی آگے بڑھائے اور خود بھی آگے بڑھے۔

ہماری جماعت کے افراد کو بھی چاہیئے

کہ اس قسم کا مسابق کریں۔ کیونکہ اگر کسی جماعت کے بعض افراد خود مسابق تو کریں مگر دوسروں کو گرا کر۔ تو وہ درحقیقت مسابق نہیں کرتے بلکہ قوم کو تباہ کرتے ہیں کیونکہ اس میں ان کو اپنا ذاتی فائدہ مقصود ہوتا ہے جو قومی فوائد کے منافی ہوتا ہے۔ پھر اگر کوئی امر کسی قوم کے فوائد کے منافی ہوتا ہے تو اس سے نہ صرف وہ قوم ہی متاثر ہوتی ہے بلکہ خود وہ شخص بھی اس سے مؤثر ہوتا ہے جس نے ناواجب مسابق کے ذریعے ایک ایسا امر کیا ہو جو جماعتی اور قومی فوائد کے مخالف ہو کیونکہ قوم افراد کا ہی مجموعہ ہوتی ہے اور وہ شخص بھی قوم کا ایک فرد ہوتا ہے۔

ایک دفعہ بعض وہ صحابی جو غریب تھے اور

صدقہ وخیرات کی مقدرت

نہ رکھتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ ہمارے بھائی جو امیر ہیں اور دولت رکھتے ہیں۔ صدقہ وخیرات کرتے ہیں اور اس طرح ہم سے نیکی میں بڑھ جاتے ہیں اس لئے ہمیں کوئی ایسا طریقہ بتایا جائے کہ نیکی کرنے اور ثواب پانے میں ہم ان سے بڑھ جائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار تسبیح اور چونتیس بار تکبیر پڑھ لیا کرو۔ انہوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا لیکن جب امراء کو اس کا پتہ لگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو یہ بات بتائی ہے تو انہوں نے بھی یہی تسبیحیں اور تکبیر پڑھنی شروع کر دی۔ اس پر غریب صحابہ نے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور! امراء بھی یہ تسبیحیں پڑھنے لگ گئے ہیں اور اس طرح وہ پھر ہم سے بڑھ گئے ہیں۔ یہ سنکر آپؐ نے فرمایا جسے خدا نیکی دے۔ میں اسے کیسے روکوں۔ اس میں مسابق بالخیر کا ایک عمدہ سبق ہے۔ غریب صحابہ نے یہ نہیں چاہا کہ ان کا مال و دولت جس کی وجہ سے یہ ہم سے نیکی میں بڑھ جاتے ہیں۔ جاتا رہے بلکہ یہ چاہا کہ ان کا مال و دولت بھی رہے اور ہمیں بھی کوئی ایسا طریق معلوم ہو جائے کہ ہم ان سے بڑھ سکیں۔ اسی طرح امراء صحابہ نے بھی یہ نہیں کیا کہ ان غرباء کو اس طریق سے محروم کر دینے کا خیال کیا ہو بلکہ یہ کیا کہ مسابق بالخیر کے ماتحت اس کام کو اختیار کر کے اور بھی ان سے آگے بڑھ گئے۔

تو یہ جو انانیت ہے یہ شرطی طور پر اعلےٰ چیز ہے۔ یہ نہ ہو تو افراد قائم نہیں رہ سکتے اور اگر افراد قائم اور مضبوط نہ ہوں تو قوم قائم اور مضبوط نہ ہو گی۔ پس

صحیح انانیت یہ ہے

کہ دوسروں کو انسان دبائے بھی نہیں۔ ان کے حقوق بھی ضائع نہ کرے اور آگے بھی بڑھے اور آگے بڑھتے میں یہ بات مدنظر ہو کہ دوسرے بھی ساتھ ساتھ بڑھیں۔ لیکن اگر یہ نہ کیا جائے یعنی دوسروں کے حقوق کا خیال نہ رکھا جائے اور ان کو دبا کر آگے بڑھا جائے تو یہ انانیت نہیں۔ یہ جباریت ہے اور منع ہے اس سے بچنا چاہیئے۔ پس اگر آگے بڑھتے ہوئے یہ دیکھتے رہنا چاہیئے کہ انانیت بدل کر کہیں جباریت تو نہیں بن گئی۔

دوسری صفت رحیمیت ہے

اس کے ماتحت انسان میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ میں اچھے کام کروں اور بُرے کاموں سے بچوں۔ اس صفت کا تقاضا یہ ہے کہ اس سے امتیاز بین الحق والباطل پیدا ہو۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر جو خصلتیں رکھی ہیں انہیں موقع محل کے مطابق استعمال کرو

یہی وہ طریق ہے جس سے انسان ترقی کے مدارج طے کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ فروری ۱۹۲۶ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
اللہ تعالیٰ نے

انسان کے اندر تین خصلتیں

پیدا کی ہیں۔ اور یہ تینوں خصلتیں ہر انسان کے اندر تھوڑی بہت ہوتی ہیں۔ کسی میں یہ خصلتیں بہت زیادہ طور پر ظاہر ہوتی ہیں اور کسی میں کم مگر کچھ نہ کچھ حصہ ان کا ہر شخص میں پایا جاتا ہے۔ گو یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی وقت کوئی خصلت ظاہر ہوتی ہے اور کسی وقت کوئی۔ بعض وقت تینوں ظاہر ہوتی ہیں۔ بہر حال تمام انسانوں میں یہ تینوں خصلتیں پائی جاتی ہیں۔

ان میں سے پہلی خصلت جو رحمانیت کے ماتحت ہے وہ انانیت کی خصلت ہے انسان کے اندر یہ مادہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے وجود کو علیحدہ اور ممتاز دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنی شخصیت کو قائم رکھنا چاہیئے اور یہ مادہ رحمانیت کے ظہور کے ساتھ ان میں پیدا ہوتا ہے۔
دیکھ لو

امراء اور رؤسائے کے بچے

جن کا ادب واحترام کیا جاتا ہے۔ اور بعض حالتوں میں بغیر وجہ اور بلا سبب کیا جاتا ہے بغیر اس کے کہ ان میں کوئی خوبی پائی جائے بغیر اس کے کہ ان میں کوئی عمدہ بات ہو۔ بغیر اس کے کہ ان میں کوئی اچھی بات ہو۔ ان کا ادب واحترام کیا جاتا ہے۔ وہ جب بڑے ہوتے ہیں تو اس وقت بھی بلا وجہ یہ کہتے ہیں ہم ایسے ہیں ویسے ہیں۔ لوگوں کو چاہیئے کہ ہمارا ادب واحترام کریں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اس بات کے عادی ہو گئے ہوتے ہیں کہ لوگ ان کا ادب واحترام کریں۔ چونکہ بچپن میں بلا وجہ ان کا ادب واحترام کیا جاتا ہے۔ اس لئے بڑے ہو کر بھی بلا وجہ ہی چاہتے ہیں کہ لوگ ان کا ادب واحترام کریں۔

اس میں وہ یہ نہیں دیکھتے کہ کیوں لوگ ہمارا ادب واحترام کریں۔ آیا ہمارا کوئی احسان ان پر ہے یا تمدنی طور پر کوئی غلبہ ان پر دیا گیا ہے یا ان کو ہم سے کوئی آئندہ فائدہ کی امید ہو سکتی ہے یا کوئی ذاتی کمال ہم میں ہے۔ آخر کیا سبب ہے کہ لوگ قدر کریں دنیا میں ہزاروں انسان ایک دوسرے کے سامنے سے گذر جاتے ہیں اور ان میں سے سارے ہی سب کا ادب واحترام نہیں کرتے لیکن وہ کوئی گلہ بھی نہیں کرتے کہ کیوں ہمارا ادب واحترام نہیں کیا گیا۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں ادب واحترام کے لئے کچھ تعلق ہونا چاہیئے لیکن وہ لوگ جن کو ادب واحترام کرانے کی عادت ہو۔ خواہ مخواہ لوگوں سے لڑتے ہیں کہ ہمارا ادب کیوں نہیں کرتے۔
ایک دفعہ

ایک سیدانی فقیرنی

ہمارے گھر میں آئی۔ میں اس وقت چھوٹا تھا وہ آکر چارپائی پر بیٹھ گئی اور کہنے لگی میں آلِ رسول ہوں مجھے کچھ دو۔ حضرت صاحب نے بھی کچھ دیا اور گھر کے لوگوں نے بھی دیا پھر اسنے پانی مانگا مگر جب ایک عورت نے اسے پانی دیا تو سخت ناراض ہو کر کہنے لگی۔ امتیوں کے گلاس میں مجھے پانی دیتی ہے ہم سادات آلِ رسولؐ ہیں۔ اوّل تو پانی پلانے کے لئے نیا گلاس چاہیئے تھا اور اگر پرانے ہی میں پانی دینا تھا تو پہلے اسے اچھی طرح مانجھنا تھا۔ اب وہ فقیرنی ہو کر آئی تھی مگر باوجود اس کے اس میں وہ عادت موجود تھی جو ناواجب ادب واحترام کراتے رہنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد سے ہو اسے اگر واقعی مدد کی ضرورت ہے تو ہمارا فرض ہے کہ اس کی مدد اور خدمت کریں مگر بعض لوگ یوں ہی سادات کے اس ادب واحترام کو دیکھ کر جو لوگ ان کا کرتے ہیں سید بن جاتے ہیں۔ اور پھر چاہتے ہیں کہ ان کا بھی ادب و احترام کیا جائے۔

سادات کو جو فخر حاصل ہے

وہ طفیلی طور پر ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب سے ہے مگر باوجود اسکے ایک مدت تک ادب واحترام کئے جانے کا اثر ان میں اس حد تک ہوتا ہے کہ حالات بدلنے اور خود کوئی خوبی نہ رکھنے کے باوجود بھی ان میں یہ خواہش رہتی ہے کہ لوگ ان کا ادب کریں چنانچہ وہ فقیرنی جو سیدانی تھی اس طفیلی فخر کی بناء پر اور اس لطف و کرم کی وجہ سے جو سادات پر خدا تعالےٰ نے اس رنگ میں بھی کیا کہ لوگوں کو ان کے ادب و احترام کی طرف مائل کر دیا سمجھتی تھی کہ میں حق رکھتی ہوں کہ میرا ادب واحترام کیا جائے اور اسی عادت کی بناء پر اس نے یہ کہا کہ آلِ رسول کو ہمیشہ نئے گلاس میں پانی پلانا چاہیئے۔ یا اگر امتیوں کے گلاس میں پلانا ہو تو اسے اچھی طرح مانجھ لینا چاہیئے تو انسان کے اندر سب سے پہلے جو خصلت پیدا ہوتی ہے وہ انانیت کی ہے۔ وہ ان حالات کو دیکھتا ہے جو اس کے ادب واحترام کے لئے پیدا ہوتے ہیں۔ تو سمجھتا ہے کہ رب السمٰوٰت والارض جو میری قدر کرتا ہے تو لوگ کیوں نہ میری قدر کریں۔
دیکھو

بچہ جب پیدا ہوتا ہے

تو سب سے پہلے انانیت کا یعنی اپنے وجود کا خیال اس میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں بھی کوئی وجود ہوں اور مجھے بھی اپنے وجود کے قائم رکھنے کے لئے کچھ چاہیئے۔ یہ بات وہ الفاظ میں نہیں کہہ سکتا بلکہ طبعی طور پر یہ حس اس کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ وہ دنیا میں آکر آنکھ ہی کھولتا ہے اور پیدا ہو کر پہلا ہی سانس لیتا ہے کہ اس میں یہ انانیت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اسے سب اٹھائے پھرتے ہیں۔ اسے پیار کرتے ہیں۔ چومتے ہیں۔ اس کے آرام کو مد نظر رکھتے ہیں۔ غرض ہر طرح اس کی قدر کرتے ہیں اور جونہی اس میں احساس بڑھتا ہے وہ ان حالات کو محسوس کر کے سمجھتا ہے کہ میں مرجع عالم ہوں۔ وہ لوگوں کو پیار کرتے دیکھتا ہے تو چاہتا ہے کہ ہر ایک مجھے پیار کرے۔ وہ دیکھتا ہے کہ لوگ اسے اٹھائے پھرتے ہیں تو اسے یہ عادت پڑ جاتی ہے کہ لوگ اٹھائے پھریں۔ اور یہ سب کچھ اس انانیت سے ہی پیدا ہوتا ہے جو پیدا ہونے کے ساتھ ہی اس میں پیدا ہوتی ہے۔

غرض انسان کی پیدائش سے پہلے بھی رحمانیت ہوتی ہے اور جب وہ مرجاتا ہے تو اس کے بعد بھی۔ پس جو خصلت خدا کی سب سے پہلے انسان کے لئے ظاہر ہوتی ہے وہ رحمانیت ہی ہے۔ ایک انسان کے پیدا ہونے سے پیشتر اس نے کئی قسم کی چیزیں اپنی

صفتِ رحمانیت

سے پیدا کیں۔ مثلاً رحم مادر دیا۔ غذائیں دیں۔ پھر ماں کے پیٹ میں ہی اسے ناک کان۔ آنکھ۔ ہاتھ پاؤں تمام اعضاء دئے

اور امتیاز بین الحق والباطل کی پیدائش کے لئے کسی شرط کی ضرورت نہیں۔ یہ امتیاز بغیر کسی شرط کے ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے ماتحت انسان میں یہ مادہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ ہر اس چیز کو اختیار کرے۔ جو حق ہے۔

خدا کا قرب

حاصل کرانے والی ہے ترقی دیتی ہے۔ اور ہر اس چیز کو چھوڑ دے جو باطل ہے۔ خدا تعالیٰ سے دور کر دینے والی ہے۔ اور بجائے ترقی کے تنزل کی طرف لے جانے والی اور مضر ہے۔

رحیمیت کی شرط تو کوئی نہیں۔ مگر اس کی کچھ حد بندی ضرور ہے۔ اور وہ اسگلے حصہ کے ماتحت ہے جو مالک یوم الدین کا ہے اس میں جب ایک شخص پہنچتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ قربانی کرے یعنی جب ملکر کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے تو پھر اپنے نفع و نقصان کو چھوڑ کر کرے۔ اسے اکیلے طور پر وہی کام کرنے میں خواہ کس قدر سہولت اور آرام ہو۔ اور ملکر کرنے میں خواہ کس قدر ہی نقصان اور تکلیف ہو مگر جب وہ مالک یوم الدین کے ماتحت آ جائے اور اسے ملکر کرنے کے لئے کہا جائے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ملکر کرے۔

مثال کے طور پر نماز ہی کے معاملے کو لے لو۔

نماز ملکر پڑھنے کا حکم ہے

یعنی یہ کہ اکٹھے ہوکر باجماعت پڑھو۔ اب اگر امام کو آنے میں دیر ہو جائے اور کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ لے۔ تو یہ اس کے لئے ہرگز جائز نہیں ہے۔ شریعت نے ہر نماز کے لئے وقت کا جو اندازہ مقرر کیا ہے کہ فلاں وقت سے لے کر فلاں وقت تک نماز ہو سکتی ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اگر تھوڑی دیر آگا پیچھا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر یہ مدنظر نہ ہوتا تو شریعت میں خاص وقت مقرر کر دیا جاتا کہ عین فلاں وقت پر فلاں نماز ادا کرو۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔

جس طرح رحمانیت کے آخر میں

رحیمیت کی ابتدا

سے شروع ہو کر ایک ہلکا سا فرق رحمانیت کی تعریفوں میں پیدا کر دیا۔ اسی طرح رحیمیت کے آخر میں مالک یوم الدین نے شامل ہو کر رحیمیت کی تعریفوں میں تبدیلی پیدا کر دی۔ چونکہ اس کے ساتھ ساتھ تمدن کا سوال بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے تمدن کے لحاظ تعریفوں میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور نہ صرف انسان ہی کے لئے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ تمدن کو مدنظر رکھے بلکہ احکام شریعت بھی یہاں سے اسی قسم کے شروع ہو جاتے ہیں جو تمدن کو اپنے اندر رکھتے ہیں۔

نماز کی فلاسفی

کا ایک پہلو قیام تمدن بھی ہے۔ لوگ اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں تو یہ ان کو شریعت کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ باجماعت نماز پڑھو مگر ملکر کام کرنا تمدن کی ایک فرع بھی ہے اور جب نماز ملکر باجماعت پڑھی گئی تو تمدن کی اس فرع پر عمل کیا گیا۔ پھر رکوع، سجود وغیرہ ہے۔ یہ بھی سراسر امام کی متابعت ہے۔ مقتدی کی منشاء ہو یا نہ ہو کہ وہ اس وقت رکوع یا سجود میں جائے جس وقت کہ امام جائے۔ اسے اس کی اقتدا کرنی پڑتی ہے اور بغیر پوری اقتدا کرنے کے یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ کسی امام کی متابعت کرنا بالکل ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ کسی سردار قوم کی اطاعت کرنا اور سردار قوم کی اطاعت کرنا یہ بھی تمدن ہی ہے۔ کیونکہ جب تک قوم کسی سردار کی اطاعت نہ کرے۔ تمدن قائم نہیں کر سکتی۔

غرض ملکر کام کرنا اور کسی

امام کی متابعت کرنا تمدن ہے

اور شریعت نے اس وقت کے لئے جو احکام رکھے ہیں اور جو اس وقت کے بعد انسان کو پورے کرنے پڑتے ہیں وہ تمدن کو اپنے اندر رکھتے ہیں۔ چونکہ تمدن کا قائم رکھنا ہر قوم کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے جو شرعی حکم اس وقت کے لئے رکھے گئے ہیں وہ تمدن کو بھی مدنظر رکھ کر رکھے گئے ہیں۔ مگر باوجود اس کے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہے ہوں تو پوری اقتدا نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ امام اگر سجدہ سے سر اٹھاتا ہے۔ تو وہ سجدے میں پڑے ہوتے ہیں اور جب امام دوسرے سجدہ میں جانے کے لئے تکبیر کہتا ہے تو وہ پہلے سجدہ سے سر اٹھاتے ہیں۔ ایسے سجدے سجدے نہیں ہوتے۔ کیونکہ

امام کی اقتدا

میں نہیں ہوتے بلکہ اپنی مرضی کے مطابق ہوتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہوں گے امام تو ایک منٹ سجدہ کر کے اٹھ کھڑا ہوتا ہے ہم دو منٹ سجدہ کریں گے تو زیادہ ثواب ملے گا۔ مگر یہ بات غلط ہے۔ ایسے موقعہ پر امام کی اقتدا میں ہی ثواب اور نیکی ہے اور سجدہ وہی ہے جو امام کے ماتحت ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو لوگ امام کے پیچھے بیٹھے رہتے ہیں یا امام سے آگے چلے جاتے ہیں۔ ان کا سر گدھے کے سر کی طرح بنا دیا جائے گا۔

پس اس سے بچنا چاہیئے۔ نادان اسے نیکی سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ نیکی نہیں۔ نیکی اسی میں ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے وقت امام کی پوری پوری اقتدا کی جائے۔

تیسری صفت

مالک یوم الدین

کی ہے اور یہ صفت تمدنی طور پر قوم کے ساتھ اپنے آپ کو ملا دیتا ہے۔ بعض لوگ قوم کے ساتھ اپنے آپ کو ملاتے تو ہیں۔ لیکن ان سے غلطی یہ ہو جاتی ہے کہ استنے نقال ہوتے ہیں کہ اپنی انانیت کو ہی مٹا دیتے ہیں۔ اور یہ کوئی خوبی کی بات نہیں۔ کیونکہ اگر کوئی شخص قوم میں داخل ہوتے وقت اپنے وجود کو مٹا ڈالے تو وہ صرف نقال رہ جاتا ہے۔ اور صرف نقال رہ جانا کوئی خوبی نہیں ہے۔ اس کی مثال آج کل کے مسلمان ہیں کہ درحقیقت اسلام کی کوئی بات ان میں نہیں۔ لیکن ان کے باپ دادے چونکہ مسلمان تھے۔ اور ان میں اسلام کی خوبیاں تھیں۔ اس لئے یہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ یہ اگر کچھ ہیں تو صرف باپ دادوں کے اطلال اور ایسی تصویریں ہیں جو اپنی ذات میں کوئی شئے نہیں۔ کیونکہ یہ اس لئے ظہور میں آیا کہ انانیت کے ساتھ انہوں نے دوسری خوبیوں کو بھی مٹا دیا۔ پس سب سے پہلی بات جو انسان کے لئے ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ انانیت کو قائم رکھے۔ اور ایسے طریق پر قائم رکھے کہ

جباریت کا رنگ

نہ اختیار کرے۔ پس مومن کو چاہیئے کہ وہ ان تینوں صفات کو قائم رکھے۔ یعنی اس میں انانیت بھی ہو اچھے برے میں تمیز بھی ہو اور اندھا دھند نقل بھی نہ کی جائے۔ بلکہ اپنے آپ کو ایسے رنگ میں قوم کے ساتھ ملائے کہ قوم کے ساتھ ملا بھی رہے۔ اور اس کا اپنا وجود بھی الگ نظر آئے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ بالکل ست بچھنے بن جاتے ہیں۔ خواہ کچھ ہی بات ہو وہ سچ ہے سچ ہے کہتے اور اپنے رائے اور ارادہ کو دبا کر ضائع کر دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ

ایک راجہ نے ایک دفعہ بینگن کھائے

تو اسے بہت ہی مزہ آیا۔ جب دربار میں آیا۔ تو کہنے لگا بینگن کیسی ہی اچھی چیز ہے۔ اس کا ایک مصاحب تھا۔ اس نے بھی بینگن کی تعریف شروع کر دی کہ اور تو اور اس کی شکل ہی دیکھئے کیسی عمدہ ہے۔ سر تو ایسا ہے جیسے کسی پیر نے سبز پگڑی باندھ رکھی ہو۔ نیلگوں لباس تو آسمان کی رنگت کو مات کر رہا ہے۔ پودے کے ساتھ لٹکا ہوا تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کوئی شہزادہ جھولا جھول رہا ہے اور طبعی طور پر جتنی اس کی خوبیاں تھیں ساری کی ساری گن ڈالیں۔ یہ باتیں سنکر راجہ کو اور شوق پیدا ہوا اور اس نے کچھ دن بینگن کھائے بینگن چونکہ گرم ہوتے ہیں۔ اس لئے گرمی نے حدت پیدا کی۔ تو راجہ نے ایک دن کہا بینگن بہت بری شے ہے۔ اس پر اسی مصاحب نے اس کی برائیاں بیان کرنی شروع کر دیں کہنے لگا شکل تو دیکھئے کالا منہ نیلے پاؤں ہیں۔ اس سے بھی زیادہ اور کیا برائی اس کی ہو سکتی ہے کہ الٹا لٹکا ہوا ہے جیسے کسی نے پھانسی پر لٹکایا ہو۔ چونکہ ہر شے کی کچھ خوبیاں اور کچھ برائیاں ہوتی ہیں۔ اس موقعہ پر اس مصاحب نے اس کی تمام وہ برائیاں جو طبعی طور پر تھیں بیان کیں۔ پاس بیٹھنے والوں میں سے کسی نے کہا یہ کیا؟ اس نے جواب دیا۔

میں راجہ کا نوکر ہوں نہ بینگن کا

ایسے لوگ جو ست بچھنے ہوتے ہیں۔ جس مجلس میں جاتے ہیں ویسے ہی ہو جاتے ہیں اگر وہ جماعت کے لوگوں سے ملتے ہیں تو وہی کام کرنا شروع کر دیتے ہیں جو جماعت کے افراد کر رہے ہوتے ہیں۔ وعظ کہنا شروع کر دیتے ہیں تبلیغ کرنی شروع کر دیتے ہیں مضامین نویسی شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن جب دوسروں میں جاتے ہیں تو انہیں کے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھائی کیا کبھی ہو سکتا ہے کہ ہم ان کے ساتھ دل سے مل جائیں۔ ایسے لوگوں کی روش وہی ہوتی ہے جسے انگریزی میں
(Herd Instinct)
یعنی

بھیڑ چال

ہوتا ہے۔ بھیڑوں میں یہ بات ہوتی ہے کہ اپنی عقل اور ارادہ سے کام نہیں لیتیں۔ بلکہ جو ایک بھیڑ نے کیا وہی سب کرتی ہیں۔

کہتے ہیں ایک دفعہ بھیڑوں کے راستے میں رسی باندھ دی گئی۔ جب بھیڑیں وہاں پہنچیں تو سب سے اگلی دو تین بھیڑیں اس پر سے کود گزریں۔ ان کے بعد رسی کھینچ لی گئی۔ لیکن پھر بھی جو بھیڑ اس جگہ پہنچتی کود کر گزرتی اس سے بھیڑ چال کی مثال مشہور ہو گئی۔ یہی حال ان لوگوں کا ہوتا ہے جو

اپنی عقل اور ارادہ سے

کام نہیں لیتے۔ ان کے کام بھیڑ چال سے بڑھ کر نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ جس مجلس میں جاتے ہیں اسی کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں اور جس رنگ کے لوگوں سے ملتے ہیں ویسے ہی بن جاتے ہیں۔ ان کی نہ کوئی اپنی طاقت ہوتی ہے نہ عقل نہ ان میں ارادہ ہوتا ہے نہ استقلال۔ ہر ایک مومن کو چاہیئے کہ اس عادت سے بچے اور ان خصائل ثلاثہ کو اپنے اندر پیدا کرے۔ کیونکہ جب تک

تینوں خصلتیں اکٹھی ہوں تو ان میں کمال پیدا ہوتا ہے۔ مگر یہ بھی نہ ہو کہ انانیت اس حد تک بڑھ جائے کہ ایک طرف جباریت کا رنگ اختیار کرے اور دوسری طرف سرکشی کہ اور کسی کا کہا ہی نہ مانے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ احمدیوں کی کوئی خاص علامت ہونی چاہیئے جس سے لوگ انھیں پہچان لیں مثلاً سبز پگڑی ہو۔ اگر اس بات کو جاری کیا جائے اور پھر کوئی کہے کہ اگر میں سبز پگڑی نہ باندھوں تو کیا حرج ہے تو یہ انانیت ٹھیک نہیں ہوگی۔ ایسا ہی داڑھی منڈھانا ہے۔ اب اگر کسی شخص کو ہم یہ کہیں کہ میاں داڑھی نہ منڈھایا کرو۔ داڑھی منڈھانا اچھا نہیں اور وہ کہے مجھے اس کے متعلق شریعت کا حکم دکھاؤ تو اسے کہا جائے فرض کرو شریعت میں اس کے متعلق کوئی حکم نہیں لیکن جب تمہاری قوم کا یہ ایک امتیازی نشان ہے تو تمہیں داڑھی رکھنی چاہیئے اس پر بھی اگر وہ نہ مانے تو اس میں صحیح اور سچی انانیت نہیں بلکہ سرکشی ہوگی یا انانیت کا غلط استعمال

بغیر کیریکٹر کے کوئی قوم قوم نہیں

بن سکتی۔ جتنی قومیں دنیا میں ہیں ان کے کیریکٹر دنیا میں ہوتے ہیں ان کے کچھ امتیازی نشان ہوتے ہیں جن سے ان کا پتہ ملتا ہے اور وہ شناخت کی جاتی ہیں اور افراد قوم کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ کیریکٹر ڈول۔ رنگوں اور نشانوں کی پابندی کریں کیونکہ افراد اگر چاہتے ہیں کہ قوم قائم رہے اور قومی مدح اگر ان کے اندر ہے تو ان کو چاہیئے کہ وہ قوم کے ساتھ ہر رنگ میں مشابہت پیدا کریں۔

جب کہ ان امور میں جن کا قوم کے ساتھ اتنا تعلق نہیں ہوتا اور اپنی ذات میں بھی وہ بالکل چھوٹے اور معمولی ہوتے ہیں۔ ایک شخص دوسرے سے مشابہت پیدا کرتا ہے جس سے تمدن قائم ہوتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ان امور میں قوم کے ساتھ مشابہت پیدا نہ کرے جن کا قوم کے ساتھ گہرا تعلق ہوتا ہے دیکھو اگر ایک خاوند اپنی بیوی سے کہے میری چارپائی فلاں جگہ بچھانا اور بیوی دوسری جگہ بچھا دے تو خاوند یہ دیکھ کر لڑائی پر آمادہ نہیں ہو جائے گا بلکہ بیوی کے کام سے اتفاق کرے گا ورنہ اگر ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھر میں لڑائی جھگڑا ہونے لگے تو گذارہ کس طرح ہو سکے۔

بے شک بہت سی چیزیں اپنی ذات میں مفید ہوتی ہیں مگر وہ بعض مقام پر غیر مفید ہو جاتی ہیں مثلاً لیٹنا ہے یہ اچھا تو ہے اور خدا تعالےٰ نے لیٹنے میں آرام رکھا ہے جب انسان تھک کر لیٹ جائے تو اسے آرام پہنچتا ہے اور تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے لیکن اگر جمعہ میں آکر پاؤں پسار کر لیٹ جائے تو ہم کہیں گے یہ برا کام ہے کیونکہ یہ لیٹنے کا مقام نہیں اس میں کچھ شک نہیں کہ لیٹنا اچھا ہے اور اپنی ذات میں بہت مفید ہے لیکن اس موقعہ پر اچھا نہیں۔

اسی طرح جہاں نماز کے لئے جماعت ہوتی ہے وہاں اگر کوئی شخص اپنی علیحدہ نماز پڑھے تو وہ نماز اس موقعہ پر اچھی نہ ہوگی۔ پس ہر

کام کرتے وقت یہ بھی دیکھنا چاہیئے

کہ وہ کام اپنی ذات میں کیسا ہے اور پھر اس کے موقعہ اور مقام پر غور کرنا چاہیئے کہ اگر اپنی ذات میں اچھا ہے تو کیا موقعہ اور مقام کے لحاظ سے بھی اچھا ہے۔

تمدنی طور پر چھوٹی چھوٹی باتوں کا کرنا جن کا کہ اخلاق اور روحانیت کے ساتھ تعلق ہے جب مفید ہوتا ہے تو کیوں نہ اس قسم کی بڑی بڑی باتوں میں قوم کے لئے قربانی کی جائے ہاں تمدن پر انانیت کو غالب نہ آنے دینا چاہیئے اور کوئی ایسی بات نہ کرنی چاہیئے جو قومی رنگ میں نقصان دہ ہو۔ پس ہر شخص کو چاہیئے کہ ہر اس بات کو چھوڑ دے جو قوم کے لئے مفید نہ ہو خواہ وہ اپنی ذات اور مقام کے لحاظ سے اس کے اپنے لئے بے حد ہی مفید ہو۔

غرض یہ تینوں صفات جب اکٹھی ہوں تب انسان کامل ہوتا ہے

اسی کا نام صراط المستقیم ہے

وہ ان سب کے بین بین چلتا ہے۔ اس راہ پر چلتے ہوئے جب ان شرائط کی پابندی بھی ہو تو اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے اور انسان مدارج ترقی پر چڑھنا شروع کر دیتا ہے لیکن اگر کوئی شرائط کی پابندی نہیں کرتا تو پھر وہ ایسی انانیت کرتا ہے جو درست نہیں اور جس سے وہ قوم کے ساتھ چل نہیں سکتا اور الگ رہ کر تباہی پیدا کرتا ہے۔ درست راستہ یہی ہے کہ وسطی طریق اختیار کیا جائے

بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ ہمیں ان باتوں کے سمجھنے اور کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اس کے بتائے ہوئے طریق پر چل کر اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کر سکیں ٭

٭

ضروری اعلان

بل ماہ جون ۶۳ء ایجنٹس صاحبان کی خدمت میں ارسال ہیں ۱۰ جولائی تک ادائیگی فرما دیں

(مینجر)

سیرالیون (مغربی افریقہ) کے پہلے افریقن گورنر جنرل کی احمدیہ سکول آمد

قرآن کریم (انگریزی) کے مقدس ہدیہ کی پیشکش

——جماعت احمدیہ کی اہم تعلیمی مساعی کا اعتراف——

مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

گزشتہ دنوں مئی کے دوسرے ہفتہ میں سر ہنری جوسایا لائٹ فٹ بوسٹن Sir Henry Josiah Light - Foot Boston جو سیرالیون کے پہلے افریقن گورنر جنرل ہیں ایسٹرن پراونس کے دورہ پر آئے تو یہاں بواجے بو (Boajibu) شہر میں بھی ان کا ایک روز کا قیام تھا۔ یہ علاقہ ہیروں کی کانوں کے لئے مشہور ہے۔ بعض کانوں کے معائنہ کی غرض سے ان کا یہاں کا دورہ تھا۔

ایسٹرن پراونس میں Boajibu کے مقام پر ہمارے مشن کا مرکز ہے۔ جہاں خاکسار کا قیام ہے۔ یہاں کے پیراماؤنٹ چیف مسٹر این۔ کے۔ گمانگا بہت ہی مخلص احمدی ہیں۔ اس جگہ ہمارا احمدیہ مسلم سکول بھی ہے جو تین برس سے جاری ہے اور اس سال نئی عمارت میں منتقل ہوا ہے۔

چیف موصوف کے ذریعہ خاکسار نے گورنر جنرل سے درخواست کی کہ وہ ہمارے نئے سکول میں تشریف لا کر ہمیں عزت بخشیں جس پر انہوں نے جواب دیا کہ میرے پاس وقت بہت تھوڑا ہے تاہم میں جاتے ہوئے آپ کے سکول میں آکر Log Book پر دستخط کر دوں گا۔

ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل کی آمد پر طلباء نے خوش آمدید کا نعرہ لگایا۔ خاکسار نے مختصر سا ایڈریس ہز ایکسی لینسی کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا ہدیہ پیش کیا۔ جس کو انہوں نے بخوشی قبول کیا اور وہیں پر کھول کر دیکھا اور بار بار شکریہ ادا کرتے ہوئے پڑھنے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے سٹاف کا تعارف کرایا۔ چونکہ وہ عیسائی ہیں اس لئے ان کو بڑا تعجب ہوا جب میں نے بتایا کہ ہمارا سکول جمعہ کو بند ہوتا ہے اور اتوار کو کھلا رہتا ہے۔ انہوں نے ملک میں ہماری تعلیمی خدمت کو سراہا۔ بالآخر شکریہ ادا کرنے کے بعد تشریف لے گئے۔

سکول کے معائنہ اور قرآن کریم کی پیشکش کی خبر اسی روز یہاں کے ریڈیو نے یہاں کی تمام زبانوں میں نشر کی۔ گورنر جنرل کی معیت میں سیرالیون کے وزیر پراونس سیکرٹری اور دیگر اعلیٰ افسران بھی تشریف لائے تھے۔ ان کی خدمت میں اسلام اور احمدیت کا ضروری لٹریچر پیش کیا گیا۔ جو مختصر ایڈریس اس موقعہ پر پیش کیا گیا۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

جناب عالی! آپ کی بواجے بو میں تشریف آوری پر ہم آپ کی خدمت میں دلی مسرت کے ساتھ خوش آمدید عرض کرتے ہیں۔ ہمارے لئے آپ کی اس علاقہ میں آمد نہایت مسرت کا موجب ہے۔ جس کے لئے ہم آپ کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

اس اہم موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم فخر محسوس کریں گے کہ آپ کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم انگریزی کا تحفہ پیش کریں۔ جس کے ساتھ عربی کا اصل متن بھی شامل ہے۔ اور قرآن کریم کے مطالعہ کے لئے انٹروڈکشن بھی شامل ہے

جناب عالی! اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی خدمت میں اور قیمتی تحفے بھی اس موقعہ پر پیش کئے جائیں گے مگر ہمارا یہ تحفہ ان تمام تحفوں منفرد اور ایک نقطۂ نگاہ سے بے مثال ہے۔

جناب عالی! آپ اس حقیقت سے خوب واقف ہیں کہ جس تحفہ کو خدائے وحدہ لاشریک نے خود انسان کی راہنمائی کے لئے پیش کیا ہو اس سے زیادہ قیمتی تحفہ کونسا ہو سکتا ہے اور وہی تحفہ ہم آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ــ ہم جناب سے امید کرتے ہیں کہ جناب اس کو نہ صرف قبول فرمائیں گے۔ بلکہ وقتاً فوقتاً اس کے مطالعہ میں بھی دلچسپی لیں گے۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ بواجے بو

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی توفیق عطا فرمائے اور آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے سچے دین کو سمجھنے کی لوگوں کو توفیق بخشے تاکہ بھولی بھٹکی ہوئی روحیں پھر آستانہ الوہیت پر آگریں۔ آمین ثم آمین۔

چندہ دہندگان کی فہرستوں کی تکمیل

تمام احباب جماعت کی توجہ کیلئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ کے چندہ دہندگان کی وصولی بڑھانے کے لئے جو تحریک جاری ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ نظارت بیت المال کے ریکارڈ پر ہر اس شخص کا نام آجائے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت جو احمدی کہلاتا ہو اور اس کی کچھ نہ کچھ آمد ہو۔ جو احباب ایسی جگہوں پر موجود ہیں۔ جہاں جماعتیں قائم ہیں۔ ان کے کوائف تو ان جماعتوں کے عہدیداروں سے معلوم ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض احباب ایسی جگہوں پر رہائش رکھتے ہیں۔ جہاں کوئی جماعت قائم نہیں۔ ایسے احباب کو اجازت ہے۔ کہ وہ کسی جماعت کے توسط کے بغیر اپنا چندہ مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ یہاں ان کے انفرادی کھاتے کھلے ہوئے ہیں۔ ایسے احباب کے لئے ضروری ہے کہ اپنا چندہ بھجواتے وقت اپنا انفرادی کھاتہ نمبر بھی لکھیں۔ تا ان کا چندہ ان کے کھاتہ میں درج ہو جایا کرے اگر کسی دوست کو اپنا کھاتہ نمبر معلوم نہ ہو۔ تو وہ نظارت بیت المال کو لکھکر اپنا کھاتہ نمبر دریافت کر لیں۔

۲۔ بعض احباب کو اس دستور کا علم نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ چندہ کی ادائیگی کے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔ لہذا تمام احباب جماعت سے التماس ہے کہ اگر کسی دوست کو یہ علم ہو۔ کوئی احمدی دوست کسی ایسی جگہ پر رہائش رکھتے ہیں۔ جہاں غالباً شاید کوئی جماعت نہیں۔ تو راہ مہربانی ایسے احباب کے ناموں اور مکمل پتوں سے نظارت المال کو مطلع فرمائیں۔ اسی طرح اگر کسی دوست کے احمدی عزیز یا رشتہ دار یا دوست ان کے اپنے گاؤں یا شہر کے علاوہ کسی دوسرے گاؤں یا شہر میں رہائش رکھتے ہوں۔ تو ان کے ناموں اور مکمل پتوں سے نظارت ہذا کو اطلاع دیجائے۔ تا اس امر کی تسلی ہو جائے کہ وہ دوست کسی جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔ یا مرکز میں ان کا انفرادی کھاتہ کھل چکا ہے۔

۳۔ مجھے امید ہے کہ تمام احباب اس کار خیر میں نظارت بیت المال سے تعاون کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے ہم آٹھ آدمیوں پر (خاکسار سمیت) ایک مقدمہ قتل بن گیا تھا۔ الحمدللہ کہ ہم آٹھوں افراد ہی مورخہ ۱۸/۵/۶۳ کو سیشن جج خیرپور عدالت سے بری کر دئے گئے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہوا ہے۔ الحمدللہ

ہم سب ان بزرگوں کے اور احباب جماعت کے اور خاص کر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت بہت شکر گذار ہیں۔ جنہوں نے ہمیں اپنی دعاؤں میں ہر وقت یاد رکھا۔

خاص کر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور جناب حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس باندھی ضلع نواب شاہ نے جو ہمارے ساتھ جس غیر معمولی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اس کا ہمارے دلوں پر تا زندگی اثر رہے گا۔

احباب ہم سے جیل میں بذریعہ خطوط بھی اور خود بھی تشریف لاکر ہمدردی کا اظہار کرتے رہے ہیں اور اب ہمارے رہا ہونے پر تو بہت سے احباب اور جماعتوں کی طرف سے مبارکباد کے خطوط مل رہے ہیں۔ ہم ان سب احباب کے تہ دل سے ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

بعض احباب جماعت کو چونکہ میں علیحدہ جواب نہیں دے سکا۔ اسلئے بذریعہ اخبار ہی سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میں بزرگان جماعت خاص کر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہماری ہر طرح سے حفاظت فرماتا رہے اور دینی خدمات زیادہ سے زیادہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار شریف احمد ریڑھی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ
گرونڈی ضلع خیرپور (سابق سندھ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے پانچ روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی مع ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۲۱۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر ربوہ ۲۵ — ۰۰
۲۲۲۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ ۵ — ۰۰
۲۲۳۔ مکرم چوہدری محمد الدین صاحب دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ ۶ — ۰۰
۲۲۴۔ محترمہ سعیدہ احسن صاحبہ قریشی ایم اے ربوہ منجانب مرحومین ۱۰ — ۰۰
۲۲۵۔ مکرم مستری غلام محمد صاحب احمد نگر ربوہ ۵ — ۰۰
۲۲۶۔ مکرم چوہدری علی محمد صاحب جھنگ صدر ۵ — ۰۰
۲۲۷۔ مکرم سید حبیب الرحمٰن صاحب سلیمانکی ضلع منٹگمری ۵ — ۰۰
۲۲۸۔ احباب جماعت احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور بذریعہ مکرم ماسٹر ممتاز احمد صاحب ۸ — ۷۲
۲۲۹۔ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب مع اہلیہ گوہد پور ضلع سیالکوٹ ۱۰ — ۰۰
۲۳۰۔ مکرم محمد افضل صاحب ادھیوی دھرم پورہ لاہور ۵ — ۰۰
۲۳۱۔ مکرم ٹھیکیدار محمد رمضان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ ۱۰ — ۰۰
۲۳۲۔ مکرم خورشید احمد صاحب منیر مربی سلسلہ احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۶ — ۰۰
۲۳۳۔ مکرم بابو محمد صادق صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا ۵ — ۰۰
۲۳۴۔ محترمہ بیگم صاحبہ زین العابدین صاحب سیالکوٹ ۵ — ۰۰
۲۳۵۔ مکرم میجر محمد عالم صاحب ۱۰۰ — ۰۰
۲۳۶۔ احباب جماعت احمدیہ واکینٹ بذریعہ مکرم ملک محمد صادق صاحب ۳۲ — ۰۰
۲۳۷۔ محترمہ رشیدہ حق صاحبہ ایبٹ آباد ۱۰ — ۰۰
۲۳۸۔ مکرم میجر منظور الحق صاحب جہلم ۲۰ — ۰۰
۲۳۹۔ مکرم چوہدری خیر الدین صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ ۱۵۰ — ۰۰
۲۴۰۔ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب چک ۱۶۳ ضلع ملتان ۵ — ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی عبدالسلام صاحب کراچی ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ جس کی وجہ سے پنڈلی کی ہڈی دو تین جگہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ پلاسٹر لگوایا تھا۔ دو ماہ کے بعد پلاسٹر الگ کرنے پر معلوم ہوا کہ ہڈی صحیح نہیں جڑی۔ اس لئے پھر پلاسٹر لگوایا گیا تھا۔ لیکن اب ایکسرے کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ دوبارہ بھی ہڈی صحیح نہیں جڑی۔ اسلئے اب اپریشن کرانا پڑے گا۔ مکرم بھائی صاحب اکیلے ہی کمانے والے تھے ان کے نرینہ اولاد بھی نہیں جو سہارا ہوتی۔ کئی ماہ سے بیمار ہیں۔ بیکار ہیں اور اب اپریشن کرانا پڑے گا۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان و احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار حافظ شفیق احمد معلم حافظ کلاس جامعہ احمدیہ ربوہ

۲۔ میرے والد مرزا عبدالغنی صاحب نیروبی افریقہ میں گذشتہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ بیماری دن بدن زیادہ زور پکڑ رہی ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار (ڈاکٹر) مرزا عبدالرؤف نمبر A ۳۰۔ میکلوڈ روڈ لاہور)

۳۔ عزیزہ غلام فاطمہ اہلیہ منشی محمد حسین صاحب بہت عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب عزیزہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مرزا محمد حسین چھٹی مسیح بیت السخاوت ربوہ)

۴۔ میں عرصہ چار ماہ سے متواتر بلڈ پریشر کا مریض تھا اور علاج ہو رہا تھا۔ ایک ہفتہ سے کافی مقدار میں شوگر آنے کا علم ہوا۔ جس کے لئے ہفتہ بھر سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہوں۔ احباب کرام میری صحت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمادیں (خاکسار احسان علی ۷ میکلوڈ روڈ لاہور)

۵۔ خاکسار کے بڑے لڑکے عزیزم لئیق احمد سلمہ نے راولپنڈی پولی ٹیکنیک کا فائنل امتحان دیا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار: بشیر احمد چغتائی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واہ کینٹ)

تلاش گمشدہ: میرا بھائی جاوید اقبال جس کی عمر ۱۴/۱۵ سال ہے اور آٹھویں جماعت پاس ہے ۱۳ مئی ۶۳ء سے لاپتہ ہے۔ رنگ گورا جسم دبلا ہے اگر کسی صاحب کے پاس ہو یا اس کا علم ہو تو اطلاع دیویں۔ اگر اقبال جاوید خود پڑھے تو واپس آجائے۔ (شیخ طارق پرویز معرفت شیخ اللہ دتہ جھمرہ منڈی لائلپور)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ــ ڈھاکہ یکم جولائی۔ پاکستان نے پٹ سن کی برآمد سے ۶۱-۱۹۶۲ء اور ۶۲-۶۳ء میں علی الترتیب چوراسی کروڑ ننانوے لاکھ اکاون ہزار اور ستر کروڑ ننانوے لاکھ اسی ہزار کا زرمبادلہ کمایا یہ بات مرکزی وزیر خوراک و زراعت مسٹر فضل القادر چوہدری نے آج صبح یہاں بتائی آپ مرکزی پٹ سن کمیٹی کے پندرھویں سالانہ عام اجلاس سے خطاب کر رہے تھے آپ نے بتایا کہ مشرقی پاکستان کا شتکار کنبوں میں سے کم از کم ۲۲ء۷ فیصد پٹ سن کاشت کرتے ہیں تازہ اعداد و شمار کے مطابق پٹ سن کی پیداوار کے مختلف مرحلوں سے پینتالیس ہزار افراد وابستہ ہیں۔ مزید براں پٹ سن کے کارخانوں میں پچاس ہزار سے زائد افراد ملازم ہیں۔

● ــ قاہرہ یکم جولائی۔ امریکہ نے ڈھائی کروڑ ڈالر کے عوض اسرائیل کو "ہاک" قسم کے طیارہ شکن راکٹ فراہم کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ متحدہ عرب کے نزدیک بے حد قابل اعتراض ہے مصری اخبارات نے اپنے اداریوں میں امریکہ کے اس فیصلے کی سخت مذمت کی ہے مصر کے سرکاری اخبار "الجمہوریہ" نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ اسرائیل کو "ہاک" قسم کے طیارہ شکن راکٹ مل گئے تو اس کے جارحانہ طرز عمل کو بڑی تقویت پہنچے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ ان راکٹوں کی بدولت ہمسایوں پر حملہ کر دے۔

ــ لاہور۔ یکم جولائی۔ واپڈا نے منگلا بند کی تعمیر سے متاثر ہونے والے افراد کے فوری انخلاء کے لئے ایک ماسٹر پلان تیار کیا ہے اس پروگرام کے تحت بند کے علاقہ سے چار سو متاثرہ خاندانوں کو مغربی پاکستان کے دوسرے حصوں میں نئی زمینوں پر آباد کیا جائے گا یہ بات منگلا بند کے چیف انجینئر آبکاری نے بتائی ہے آپ نے بتایا کہ واپڈا کے چیئرمین نے اس پروگرام کی منظوری دے دی ہے اس پروگرام کے تحت متاثرہ خاندانوں کو ۱۹۶۵ء تک نئی زمینوں پر منتقل کر دیا جائے گا

ــ کیپ ٹاؤن۔ یکم جولائی۔ حکومت جنوبی افریقہ نے کل سے اپنی سرحدوں کو بند کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے جو برطانیہ کے زیر انتداب علاقوں سوازی لینڈ۔ بسوتو لینڈ اور بچوانا لینڈ سے ملتی ہیں حکومت جنوبی افریقہ اپنی ساری سرحد پر خاردار تار لگا دے گی جو بعض مقامات پر چار فٹ بلند ہو گی۔

● ــ نئی دہلی یکم جولائی۔ آسام کے ضلع نوگاؤں سے اطلاع ملی ہے کہ سیلابوں کی وجہ سے ساڑھے چار سو مربع میل علاقہ زیر آب ہو گیا ہے اور کم از کم ایک لاکھ افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ اس علاقے کے لوگ ریلوے لائنوں۔ بند وں اور ٹیلوں پر چڑھ گئے ہیں۔ دھان اور پٹ سن کی فصل تباہ ہو گئی ہے۔

● ــ کراچی۔ یکم جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ نائیجیریا کے وزیر دفاع الحاج محمود۔ ۱۲ جولائی کے وسط میں پاکستان کا دورہ کریں گے آپ کے دورہ کی تاریخ کا اعلان ابھی نہیں کیا گیا۔

● ــ ڈھاکہ یکم جولائی۔ مرکزی وزیر خوراک و زراعت مسٹر فضل القادر چوہدری نے جوٹ بورڈ پر زور دیا ہے کہ وہ پٹ سن کی قیمت کو مناسب سطح پر لائے اور ایسے الجھے ہوئے طریق کار سے پرہیز کرے جس سے کاشتکاروں کی آمدنی کم ہو آپ نے کہا کہ ان کاشتکاروں کا مستقبل پٹ سن کی قیمتوں سے وابستہ ہے۔

● لاہور۔ یکم جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرات مسٹر کریم نواز خاں نے ضلع گجرات کی حدود میں ایڈیٹر ہفت روزہ "چٹان" لاہور آغا شورش کاشمیری کے داخلہ پر پابندی لگا دی ہے یہ پابندی تین ماہ کے لئے ہے۔

● لاہور یکم جولائی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی ایک سو چوبیسویں برسی گزشتہ روز ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لاہور سردار تیمور شاہ کی زیر صدارت مہاراجہ رنجیت سنگھ کی "سمادھی" میں منائی گئی۔

● لاہور یکم جولائی۔ حکومت مغربی پاکستان ملکی اور غیر ملکی مشیروں کے تیار کردہ سیکرٹریٹ کی عمارت کے ڈیزائن پر غور کر رہی ہے یہ نئی عمارت چیمبرز کے عقب میں تعمیر کی جائے گی اس سلسلہ میں ابتدائی کام کے لئے آئندہ مالی سال کے دوران ۵ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں نئے سیکرٹریٹ کی عمارت کئی منزلہ ہو گی اور ۲۰ ایکڑ رقبہ پر تعمیر کی جائے گی توقع کی جاتی ہے کہ ۵ کروڑ کی لاگت سے تعمیر ہونے والی عمارات سیکرٹریٹ کے تمام دفاتر کو جگہ مہیا کریں گی، نواز کے مطابق یہ ایڈ کنڈیشنڈ عمارت تین سال میں مکمل ہو جائے گی۔

● ــ پیرس۔ فرانس کے صدر چارلس ڈیگال نے مراکش کے شاہ حسن دوم سے خوشگوار تعلقات استوار کرنے کے پیش نظر مراکشی افراد کی رہائی کے احکام صادر کر دیئے ہیں جو فرانس کے قید خانوں میں زندگی کے دن بسر کر رہے ہیں شاہ حسن نے بھی جواب میں اسی قسم کے احکام جاری کئے ہیں جن کی رو سے مراکش میں فرانسیسی قیدی رہائی حاصل کر سکیں گے۔

● ــ مشرقی افریقہ کی نئی یونیورسٹی کا کل نیروبی (کینیا) میں افتتاح ہوا اور ٹانگانیکا کے صدر ڈاکٹر نائریری کو اس کا پہلا چانسلر مقرر کیا گیا۔ یہ یونیورسٹی تینوں ممالک کینیا، ٹانگانیکا اور یوگنڈا کے لئے ہے اور اس میں تینوں ملکوں کے طلباء تعلیم حاصل کریں گے۔

ــ واشنگٹن۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ذرائع کی اطلاع کے مطابق ایٹمی ہتھیاروں کے تجربات پر پابندی کے معاہدہ کی خاطر ازسرنو کوشش کے لئے ماسکو میں تین ملکوں کی بات چیت ۱۵ جولائی کو شروع ہو گی۔

امانت تحریک جدید کی ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم اپنی اندازہ کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس قیمتی جائیداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے۔ تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گا۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں سے امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں

اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے۔ یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں ہے یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقعہ مل سکے گا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعودؑ کے زمانہ کے متعلق ہی ہے پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا "

(افسر امانت تحریک جدید) (۲)

واجبات ادا نہ کرنے والوں کے پی ٹی او منسوخ کر دیئے جائیں گے

محکمہ سیٹلمنٹ کا انتباہ - جائیداد نیلام کر دی جائیگی

لاہور - یکم جولائی - محکمہ سیٹلمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ جن لوگوں کو متروکہ جائیدادیں منتقل کی گئی ہیں لیکن جنہوں نے منتقل شدہ املاک کی قیمتیں اور کرایہ کے بقایا جات ابھی تک ادا نہیں کئے ہیں ان کے نام جاری شدہ پی ٹی او منسوخ کئے جائیں اور ان کے نام منتقل شدہ املاک واپس لے لی جائیں - یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ بہت سے اشخاص نے جن کے نام متروکہ املاک منتقل کی گئی - پی ٹی او حاصل کرنے کے باوجود ان املاک کی قیمتیں اور دیگر واجبات ابھی تک ادا نہیں کئے - جس کی وجہ سے منتقل منتقلیوں کی دستاویزات رجسٹریاں جاری کرنے کے کام میں تاخیر واقع ہو رہی ہے -

مثال کے طور پر لاہور کی ریجن میں محکمہ سیٹلمنٹ کے حکام کی طرف سے تقریباً ایک لاکھ تین ہزار متروکہ املاک کا تصفیہ کیا گیا ہے - جن میں سے اب تک صرف ۲۰ ہزار املاک کی رجسٹریاں (مستقل حقوق ملکیت) جاری کیے جا سکتے ہیں محکمہ سیٹلمنٹ کام کو جلد از جلد نپٹانا چاہتا ہے - لہٰذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ املاک کی قیمتیں اور کرایہ کے بقایا جات وصول کرنے کے لئے سخت تدابیر عمل میں لائی جائیں چنانچہ منتقل الیہ اشخاص کے نام ڈیمانڈ نوٹس جاری کر کے ان پر زور دیا جائے کہ وہ ایک ماہ کے اندر اندر واجب الادا رقوم کی ادائیگی کریں - مقررہ وقت ختم ہونے کے بعد متعلقہ اشخاص کے پی ٹی او منسوخ کر دیئے جائیں گے - جو رقوم ادا نہیں کریں گے اور ان کے نام منتقل شدہ املاک کو محکمہ واپس لے کر بذریعہ نیلام فروخت کرے گا -

شیخ عبداللہ نے پنڈت نہرو سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا

سیالکوٹ ۲ جولائی ، شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا ہے باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو نے اپنے ایک ایلچی کے ذریعہ شیخ عبداللہ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تھی لیکن انہوں نے جواب دیا کہ وہ ایسے شخص سے ملاقات کرنا نہیں چاہتے جو اپنے وعدوں کا پاس نہیں کرتا - انہوں نے بھارتی وزیر اعظم کے ایلچی کو بتایا کہ کشمیر کے لوگوں کی قسمت کا فیصلہ نہ اقوام متحدہ کر سکتی ہے اور نہ کوئی اور ملک - اپنے مستقبل کے فیصلے کا اختیار صرف اہل کشمیر کو ہے -

---

اعلان نکاح

میرے چچا زاد بھائی سید محمد یوسف شہزاد ولد سید یامین شاہ صاحب مرحوم حال قلعہ سیف اللہ ضلع ژوب کا نکاح ذکیہ شاہین بنت مولوی سے پی - ابراہیم صاحب سابق مبلغ سیلون اسماعیل اختر - اختر سٹوڈیو گول بازار ربوہ کی ہمشیرہ ہیں کے ہمراہ مورخہ ۶/۳۰/۶۳ بعد نماز عصر بعوض مبلغ یک ہزار روپیہ حق مہر جناب مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایڈیٹر "الفرقان" نے مسجد مبارک میں پڑھا - بعد ازاں ایک تقریب کے موقع پر جناب میجر عارف زمان خانصاحب ناظر امور عامہ ربوہ نے دعا کرائی -

بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے - اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث خیر و برکت کرے - آمین

(سیدہ فاطمہ بانو والدہ عبد المنان رنگ کمانڈر سرفورسس کراچی)

درخواست دعا

میرے بیٹوں مرزا لطیف احمد اور مرزا انیق احمد کو کچھ عرصہ ہوا موٹر سائیکل سے حادثہ پیش آیا تھا جس کی وجہ سے دونوں کی دائیں ٹانگیں ٹوٹ گئی تھیں - اب ان کے پلستر کھولے گئے تو معلوم ہوا کہ دونوں کی ہڈیاں ٹھیک نہیں جڑیں - اور عنقریب دونوں کا دوبارہ اپریشن ہو گا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ جلد میرے بچوں کو صحت دے اور ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے - آمین

(امۃ القدیر بیگم مرزا بشیر احمد صاحب پشاور چھاؤنی)

نوٹ :- محترمہ بیگم مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء - (مینیجر الفضل)

پاکستان ویسٹرن ریلوے —— ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

نوٹس

پی ڈبلیو ریلوے میں اسسٹنٹ کیمسٹ (CHEMISTS) کی دو آسامیاں پر کرنے کے لئے مغربی پاکستان کی شہریت کے حامل امیدواران سے ۱۸۵ - ۳۰۰ روپے جمع مہنگائی اور قواعد کے مطابق دیگر الاؤنس کے سکیل میں درخواستیں مطلوب ہیں ۱۷ فیصد اور ۲۳ فیصد آسامیاں (۱) مغربی پاکستان کے قبائلی علاقہ بشمول ملحقہ ریاستوں کے امیدواران اور ریلوے ملازمین (ملازمت میں ہوں - ریٹائرڈ ہوں - یا وفات پا چکے ہوں) کے بیٹوں پوتوں اور زیر کفالت بھائیوں کے لئے علی الترتیب مخصوص ہیں -

آئٹم نمبر II کی ۲۳ فیصد مخصوص آسامیوں کی مد میں آنے والے امیدواران کو حسب ذیل دستاویزات اپنے فارم درخواست کے ساتھ منسلک کرنا ہوں گی :-

۱- اس بات کا ثبوت کہ امیدوار کا والد - دادا یا بھائی ریلوے کا مستقل / کنفرمڈ ملازم ہے / تھا - زیر کفالت بھائی کی صورت میں اس بات کا واضح ثبوت کہ اس کا باپ زندہ نہیں اور وہ پورے طور پر اپنے بھائی کا دست نگر ہے -

۲- اس صورت میں کہ امیدوار کا والد / دادا - زندہ نہیں - اس بات کا واضح ثبوت کہ (ا) وہ ڈسپلنری اور اپیل رولز کے تحت علیحدہ یا برخاست نہیں جائے گا -

(ب) وہ گریجوایٹی یا پراویڈنٹ فنڈ کی سپیشل کنٹری بیوشن وصول کرتا تھا -

قابلیت :- امیدواران بی ایس سی (کیمسٹری) ہوں - آنرز گریجوایٹ یا ایم ایس سی امیدواران جنہیں تحقیقی (ANALYTICAL) کام کا عملی تجربہ - خاص طور پر ریلوے یا کمرشل لیبارٹری میں نان فیرس میٹلز کی انیلیسز میں عملی تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی -

عمر :- ۳۱ جولائی ۱۹۶۳ء کو ۱۸ اور ۳۰ سال کے درمیان -

درخواستیں جمع کرانے کا طریقہ :-

درخواستیں لازمی طور پر مجوزہ فارموں پر جو پی ڈبلیو ریلوے کے تمام بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ کی ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں، ان میں درج ہدایات کے مطابق پر کر کے ریلوے / سرکاری ملازمین کی صورت میں محکموں کے سربراہوں کی وساطت سے ارسال کی جائیں -

خاص مراعات :- وہ امیدواران جو (۱) شیڈولڈ کاسٹس (۲) مغربی پاکستان کے قبائلی علاقہ بشمول ملحقہ ریاستوں (۳) علاقہ آزاد کشمیر - گلگت ایجنسی ، بلتستان یا جو ریاست جموں کشمیر سے تعلق رکھتے ہوں اور ہجرت کر کے مذکورہ بالا علاقوں یا پاکستان کے کسی علاقہ میں آباد ہو گئے ہوں اور (۴) مغربی پاکستان کے ڈیرہ غازی خان کے غیر مشمولہ علاقہ سے تعلق رکھتے ہوں - ان سے

(ا) - درخواست کے فارم کی قیمت ایک روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے لی جائے گی

(ب) عمر کی حد میں ۳ سال کی رعائت دی جائے گی -

بدھ مذہب سے تعلق رکھنے والے امیدواران کی صورت میں بھی ۳ سال کی رعایت دی جائے گی -

درخواستیں اسناد کی مصدقہ نقول کے ہمراہ جنرل منیجر (پرسنل) پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپرس روڈ لاہور کے پاس ۳۱ جولائی ۶۳ء تک پہنچ جانی چاہئیں -

انٹرویو کے لئے بلائے گئے امیدواران کو سفر خرچ یا دیگر اخراجات ادا نہیں کئے جائیں گے -

ایم الطاف حسین برائے جنرل منیجر

آسام میں سیلاب سے پانچ افراد ہلاک

نئی دہلی - ۲ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ آسام کے ضلع نوگانگ میں پانچ افراد سیلاب کی نذر ہو گئے اور چالیس دیہات کے قریباً ایک لاکھ افراد بری طرح متاثر ہوئے متاثرہ علاقوں کے لوگ چٹانوں پر چڑھ گئے ہیں اور پٹ سن اور دھان کی کھڑی فصلیں بہہ گئی ہیں -